Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۱۳۔ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ ، ۲۔ فتح ۱۳۶۹ ہش ، ۲۔ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۲

جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا ۹۲ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۶۹ ہش / دسمبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہوگا (اگر اللہ نے چاہا تو)۔ حکومت سے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل اور لطف وکرم سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ ذاتی جوش نہ ہو۔ جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو۔ ایسا ہو کہ خود بھی نہ جانے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے۔ بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوئے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے۔ جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے ایسا ہی مفاسد کے دور کر دینے کا اب وقت آگیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۱۷۹-۱۸۰)

"وہ خدا کی قدرت کو محدود جانتے ہیں اور اپنے تجارب اور علوم پر بھی بھروسہ کر بیٹھتے ہیں۔ ان کو اپنے تجارب کے مقابلہ میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ خدا بھی ہے اور وہ بھی کچھ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بعض سخت مہلک امراض میں وہ لوگ یقینی اور قطعی حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ شخص بچ نہیں سکتا یا اتنے عرصے میں مر جاوے گا۔ یا اس طرز سے مرے گا۔ مگر بیسیوں مثالیں ایسی خود ہماری چشم دید ہیں اور بعض کو ہم جانتے ہیں جن میں باوجود ان کے یقینی اور قطعی حکم لگا دینے کے خدا تعالےٰ نے ان بیماروں کے واسطے ایسے اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ آخر کار بچ گئے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض وہ بیمار جن کے حق میں یہ لوگ موت کا قطعی اور اٹل فتویٰ دے چکے تھے زندہ سلامت ہو گئے اور کسی دوسرے موقعہ پر ان کو مل کر شرمندہ کیا اور ان کے علم و دعویٰ کو بھی شرمندہ کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۱۹۶)

ربوہ۔ ۳۰۔ نومبر آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔ نومبر ۱۹۹۰ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ آج سے ٹھیک ۵۶ برس قبل ۲۔ نومبر ۱۹۳۴ء کو جبکہ دن بھی جمعہ کا ہی تھا سیدنا حضرت فضل عمر نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تھا۔ اس وقت ممالک بیرون میں جماعت احمدیہ ۱۲ ممالک میں قائم تھی آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ۱۲۴ ممالک میں قائم ہے۔ اس وقت جماعت کے بیرونی ملک مراکز، جہاں مربی سلسلہ متعین تھا، کی تعداد ۶ تھی آج خدا کے فضل سے یہ تعداد تین سو زائد ہے۔ پہلی تحریک میں حضرت فضل عمر نے جو مالی مطالبہ فرمایا وہ ساڑھے ستائیس ہزار روپے کا تھا اور اس کے جواب میں جماعت نے ۲۳ ہزار روپے نقد اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے پیش کئے۔ آج صرف امریکہ کی جماعت احمدیہ کا چندہ تحریک جدید اس مقدار سے ۱۷ گنا زیادہ ہے۔ حضور نے دیگر تفاصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس چندے میں پاکستان کی جماعتوں میں کراچی اول رہا ہے آخر میں حضور نے احباب کو تلقین فرمائی کہ تحریک جدید کے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعاؤں سے کام لیں۔

الفضل میں شائع ہونے والے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے ارشادات گھر میں درس کی طرح سب مل جل کر پڑھیں تو زیادہ مفید ہوگا۔

خدا تعالیٰ متقی انسان کی تمام ضروریات کا خود کفیل ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا وہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا!!!... پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے، دوا علاج اور تیمار داری۔ غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے۔ متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے۔ نبیوں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے۔ جیسا کہ فرمایا "اور تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں علم سکھا دے گا"۔ پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے کہ "اللہ ضرور اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے"۔ پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ رزق کے لئے، تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے، دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اسی کے ذریعہ ملتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ ۱۹ر مئی ۱۹۱۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲ فتح ۱۳۶۹ ہش — ۲ دسمبر ۱۹۹۰ء

قربانی کی روح

قربانی مجبوری سے بھی کی جاتی ہے اور خوشدلی سے بھی۔ یہ جان کر بھی کہ ہم کس بات کیلئے اور کیوں قربانی دے رہے ہیں اور یہ نہ جانتے ہوئے بھی کہ قربانی کیوں دی جا رہی ہے۔ قربانی تو بہرحال قربانی ہے۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ جو قربانی یہ جانتے ہوئے دی جائے کہ قربانی کیوں دی جا رہی ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ واقعی قربانی کا عنصر اس میں موجود ہے وہی قربانی زیادہ قابلِ قدر اور قابلِ تحسین ہے۔

قربانی کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں کوشش کو بھی دخل ہو۔ یعنی انسان جانتا ہو کہ وہ قربانی کر رہا ہے اور اسلئے کر رہا ہے کہ اس قربانی کی اس کے ہاں قدر بھی ہے اور ضرورت بھی۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ انسان اپنی خوشی سے قربانی کرتا ہے۔ مثلاً مال کی قربانی کرتا ہے۔ جب اس سے کسی کارِ خیر کیلئے مال مانگا جائے تو وہ بشاشت کے ساتھ مال پیش کر دیتا ہے۔ اور یہ یقین دلاتا ہے کہ جب بھی مزید ضرورت پیش آئے وہ حاضر ہے۔ مزید مال بھی دے گا۔ لیکن اگر اسے تھوڑا سا وقت نکال کر وقت کی قربانی کیلئے کہا جائے تو وہ اس سے گریز کرے گا اور کہہ دے گا کہ آپ کو میری مصروفیات کا پتہ ہی نہیں۔ یا اگر کوئی وقت بھی قربان کرتا ہے لیکن جب جان کی قربانی کی ضرورت پیش آئے تو وہ اپنے اِرد گِرد اور گھر کے حالات کو دیکھ کر اس سے انکار کر دے۔ یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اور یہ سب باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جزوی طور پر تو اسے قربانی کہا جا سکتا ہے اور اپنی جگہ پر اسکی بھی بہت اہمیت ہے لیکن اگر قربانی کی صحیح رُوح پر غور کیا جائے تو یہ قربانی ناقص قربانی کہلائے گی۔ قوم کے کام تو وہی قربانی آ سکتی ہے جس میں کوئی تخصیص نہ کی جائے۔ جو قربانی مانگی جائے وہ دی جائے اور بشاشت کے ساتھ دی جائے۔ وقت کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ عزت کی قربانی اور جان کی قربانی۔ یہ سب قربانیاں ایک ہی زمرہ میں آتی ہیں اور ان سب کیلئے تیار رہنے ہی کا نام قربانی ہے۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں
"صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنا مال و جان خدا تعالیٰ کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دیتے تھے۔ اور جنگوں کے وقت بھی وہ سب سے آگے دکھائی دیتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو سب سے زیادہ بہادر سمجھتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اِرد گِرد رہا کرتا تھا۔"

مقصد یہ ہے کہ مال کی بھی قربانی ضروری ہے اور اسکے ساتھ ہی جان کی بھی۔ آجکل جان کی قربانی وقف زندگی کے ذریعہ بھی دی جا سکتی ہے

باتوں میں وزن ہو تو ہر اِک بات دلپسند
ہر گفتگو سے ہوتا ہے انسان ارجمند
اور بات بے تُکی ہو تو ہے وجہِ بوریت
اہلِ دل و نظر کو ہے یہ باعثِ گزند

ابوالاقبال

اَشک چشمِ تر میں رہنے دیجئے
گھر کی دَولت گھر میں رہنے دیجئے

ریت کی خوشبو روایت کی مہک
راہ کے پتھّر میں رہنے دیجئے

کوئی نامُحرم نہ اس کو دیکھ لے
چاند کو چادر میں رہنے دیجئے

گھر کی تصویریں نہ ہو جائیں خفا
آئینوں کو گھر میں رہنے دیجئے

راہ میں کانٹے بچھا دیجے مگر
پھُول پس منظر میں رہنے دیجئے

میں اگر سقراط ہوں میرے لئے
زہر کچھ ساغر میں رہنے دیجئے

آپ مضطرؔ جائیے لیکن ہمیں
کُوچۂ دِلبر میں رہنے دیجئے

چوہدری محمد علی

خُوب سوچ سمجھ کر نکاح کا معاملہ کیا کرو

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو

"نکاحوں کے معاملات میں بعض لوگ پہلے بڑے لمبے چوڑے دعوے دیا کرتے ہیں کہ ہم ایسا کریں گے اور تم کو اس طور پر خوش کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ کریں گے وہ کریں گے مگر جب یہ معاملہ پیش آ جاتا ہے تو پھر مشکلات پیش آ جاتی ہیں اور بدعہدی کرنی پڑتی ہے اس واسطے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے ہر ایک بات کو اچھی طرح سے سوچ لو اور بڑا سوچ سمجھ کر نکاح کا معاملہ کیا کرو اور اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں تبدیلی اور اصلاح کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے رسول اللہؐ کا کہا مانتا ہے اصل میں وہی اچھی طرح سے بامراد اور کامیاب ہوتا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سیسن

انڈونیشیا میں کوئلہ

ایشیائی ممالک میں انڈونیشیا واحد ایسا ملک ہے جو اوپیک کا رکن ہے۔ اوپیک آرگنائزیشن آف پٹرولیم ایکسپورٹنگ کنٹریز کا مخفف ہے اور چونکہ اس وقت خلیج کے تنازعے کی وجہ سے تیل کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے انڈونیشا دونوں ہاتھوں سے روپیہ اکٹھا کر رہا ہے۔ لیکن تیل کے علاوہ اب انڈونیشیا نے کوئلے کی طرف بھی توجہ مبذول کر لی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر انڈونیشیا کی حکومت جس سکیم پر عمل کر رہی ہے اس میں کامیاب ہو گئی تو وہ کوئلے کی برآمدات سے اتنی دولت حاصل کرے گی جتنی کہ جنوبی افریقہ دنیا کی منڈیوں میں کوئلہ بھیج کر حاصل کر رہا ہے۔ اگرچہ مزید تیل کے کنوئیں بھی کھودے جا رہے ہیں لیکن یوں لگتا ہے کہ کوئلے کی کانیں جاگ اٹھی ہیں۔ ایک لمبے عرصہ تک یہ کانیں سوئی ہوئی لگتی تھیں اور اب ان کانوں میں کام شروع ہو گیا ہے اور پوری بیداری کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے کوئلے کی کانوں کا اندازہ کرنے والوں کا یہ خیال ہے کہ ۲۵ ارب ٹن کوئلہ انڈونیشیا کی کانوں میں موجود ہے۔ اس وقت ۶ ملین ٹن کوئلہ کانوں سے حاصل کیا جا رہا ہے۔ جس میں سے ۲ ۱/۲ ملین ٹن برآمد کیا جاتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ کل موجود مقدار کے مقابلے میں یہ کوئلے کی ایک چھوٹی سی ڈھیری ہے جو نکالی جا رہی ہے اور اب جبکہ کوئلے کی کانوں پر کام نہایت تیزی سے شروع ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے بہت زیادہ کوئلہ نکالا جانے لگے گا۔ اس سلسلے میں جدید ترین مشینوں کا استعمال بھی زیر غور ہے اور جو لوگ کوئلے کی کانوں کے زیادہ ماہر ہیں ان کی خدمات بھی حاصل کی جا رہی ہیں۔ بلکہ انہیں انڈونیشیا میں شراکت کے معاہدے کے ساتھ کوئلہ نکالنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ سال ۲۰۰۰ تک تیس ملین ٹن سالانہ کوئلہ نکالنے کی امید کی جاتی ہے۔ اس وقت انڈونیشیا کی ہر قسم کی انرجی کا صرف ۱٫۲ فی صد کوئلے سے حاصل کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر تیل اور گیس اس سلسلے میں کام آ رہے ہیں انڈونیشیا کے ماہرین کا خیال ہے کہ وہ عنقریب اس تناسب کو ۱۵ فی صد تک لے جائیں گے اور ان کی اس سلسلے میں کوششیں اس صدی کے آخر تک پوری طرح بار آور ہو جائیں گی۔

اس وقت ۳ نجی طور پر کام کرتے والی انڈونیشیا کی کارپوریشنیں کوئلہ نکال رہی ہیں اور یہ سب کی سب آپس میں شراکت کی بنیاد پر کوئلہ نکال رہی ہیں۔ ان کے ساتھ حکومت کی پرم ٹیمبنگ باٹوٹارا (PERUM TAMBANG BATUTARA) کوئلے کی کمپنی بھی شامل ہے اس کا مخفف PPTB ہے ان میں سے ۹ کمپنیاں ایسی ہیں جو بیرونی ممالک کے کان کنوں کے ساتھ شراکت کر رہی ہیں اور ان بیرونی ممالک کی کمپنیوں میں برٹش پٹرولیم بھی شامل ہے۔ جہاں تک اس کام میں روپیہ لگانے کا تعلق ہے گذشتہ سال PFTB نے ۳۲۵ ملین ڈالر لگائے تھے اور اس میں سے خاصی رقم نئی مشینری خریدنے پر خرچ کی گئی تھی اور ۱۹۹۰ء کے آخیر تک گویا کہ آئندہ ڈیڑھ ماہ میں ۴۳۰ ملین مزید اس صنعت میں لگائے جائیں گے۔ سماٹرا اور کالی منتان KALIMANTAN میں انڈونیشیا میں سب سے زیادہ کوئلے کے ذخائر موجود ہیں اور آسیین (ASEAN) ممالک میں صرف انڈونیشیا ہی ایک ایسا ملک ہے جو اتنی بڑی مقدار میں اپنی کانوں میں کوئلہ رکھتا ہے۔ اور اس کوئلے کی کثیر مقدار برآمد بھی کر سکتا ہے۔ انڈونیشیا سے کوئلہ خریدنے والے ممالک ملائیشیا، تھائی لینڈ فلپائن، جنوبی کوریا، تائی وان، بنگلہ دیش اور ہندوستان ہیں۔ عنقریب تھائی لینڈ، انڈونیشیا سے دو سے تین ملین ٹن کوئلہ خریدے گا۔

یہ ایک نہایت خوش آئند بات ہے کہ انڈونیشیا جو کہ ایک ایشیائی ملک ہے اور اسلامی بھی وہاں نہ صرف تیل کے ذخائر خاصی مقدار میں ہیں بلکہ کوئلہ بھی ان کی آمد میں خاصا اضافہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے تیل کی قیمتیں بڑھ گئیں اور انڈونیشیا کو ان سے فائدہ ہو گیا اور کوئلے کی کانیں جاگ اٹھیں اور پہلے سے بہت زیادہ کوئلہ نکالا جانے لگا اور اندازے کے مطابق کوئلہ اتنا زیادہ موجود ہے کہ سالہا سال تک انڈونیشیا کے لئے خاصی رقم مہیا کرتا رہے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انڈونیشیا اپنی اس طرح حاصل کردہ رقوم کو احسن طریق پر خرچ کر سکے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ جب کسی ملک کو اچانک زیادہ آمدنی شروع ہو جاتی ہے تو وہ اس آمدنی کا خاصا حصہ اللّے تللّے میں ضائع کر دیتا ہے۔ مغربی افریقہ میں بھی بعض ایسے ممالک دیکھنے میں آتے ہیں جن کے پاس اچانک تیل کی بہت بڑی آمدنی آنی شروع ہو گئی اور انہوں نے غلط راستوں پر چل کر اپنا روپیہ بھی ضائع کیا اور اپنے ملک کی عادتیں بھی خراب کر لیں۔ خدا کرے کہ انڈونیشیا کو یہ روپیہ صحیح طور پر خرچ کرنے کی توفیق ملے۔

فلپائن کا لوٹا ہوا روپیہ

امیلڈا مارکوس اور فرڈی نینڈ مارکوس سے فلپائن کی حکومت کا مطالبہ تو ۵۰۰ ارب ڈالر کا ہے۔ جو ان دونوں نے اپنے ۲۰ سالہ عہد حکومت میں فلپائن کے خزانے سے لوٹا اور بیرونی بنکوں میں جمع کروا دیا لیکن آخر یہ کیس کب تک چلتا رہے گا۔ اور اس کیس کے چلنے سے عدالتی طور پر فلپائن کی حکومت کو کتنی رقم مل سکے گی اسکے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ فلپائن کی حکومت کے نمائندے نے کہا ہے کہ اگر ہانگ کانگ کے ۵ بنکوں میں جو رقم مسز مارکوس کے نام جمع ہے اس کا ۶۰ فیصد انہیں مل جائے تو وہ مزید کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ یہ ۶۰ فی صد ان کے خیال میں ۲۵۰ ملین ڈالر ہونا چاہیئے۔ گویا کہ اب وہ ۵۰۰ ارب ڈالر کی بجائے ۲۵۰ ملین ڈالر لے کر اس کیس کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ اور شاید ایسا اسلئے کیا جا رہا ہے کہ ساری رقم کے نہ ملنے کا امکان ہے اور نہ اسکے لئے لمبے عرصے تک انتظار کیا جا سکتا ہے۔ اسی بات کو بہتر سمجھا گیا ہے کہ فوری طور پر ہانگ کانگ کے ۵ بنکوں میں جمع شدہ روپے میں سے ۲۵۰ ملین ڈالر فلپائن کی حکومت کو مل جائیں۔

جاپانی صحافی خلاء میں

خلاء میں سٹلائٹ کا بھیجنا ایک بہت بڑی قیمت والا پراجیکٹ ہوتا ہے۔ روس اور امریکہ اتنے امیر ملک ہیں لیکن وہ بھی اب ایسے کام جاری رکھنے کیلئے دو دفعہ سوچتے ہیں۔ روس نے تو یہ طریق بھی اختیار کیا ہے کہ وہ ممالک جن کا خلاء میں جانے کا ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے۔ یعنی وہ اس انتظام کے قابل نہیں ہیں۔ انہیں یہ کہا ہے کہ وہ ایک خاص رقم ادا کر کے اپنے کسی آدمی کو روسیوں کے ساتھ خلاء میں بھیج سکتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا ہم نے قارئین کو اطلاع دی تھی کہ جاپان کے دو صحافی ایک مرد اور ایک عورت۔ اس کام کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔ اب پتہ چلا ہے کہ ان دو میں سے ایک یعنی مرد، تو خلاء میں جائیں گے لیکن خاتون کو کچھ عرصہ مزید انتظار کرنا پڑے گا۔

جاپان نے اپنا آدمی روسیوں کے ساتھ خلاء میں بھیجنے کے لئے گیارہ ملین ڈالر ادا کئے ہیں اس شخص کا نام آکی یاما ہے۔ یہ پروگرام دو تاریخ کو شروع ہو گا آکی یاما کی عمر ۴۸ سال ہے اور وہ ٹوکیو براڈکاسٹنگ سسٹم کے واشنگٹن میں بیورو کے چیف تھے۔ اور اب ڈپٹی نیوز ڈائریکٹر ہیں۔ وہ جاپان کے پہلے شہری ہوں گے جو خلاء میں جائیں گے۔ روسیوں کو اپنے خلائی پروگراموں کو چلانے کے لئے جن اخراجات کی ضرورت ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کا ایک حصہ اب اس طرح حاصل کیا جا سکے۔ بلکہ وہ اپنی بعض خدمات مغربی ممالک کو پیش کر کے بھی کچھ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل ایک فرانسیسی خلاباز دو دفعہ انکے ساتھ خلاء میں جا چکا ہے۔ یہ اور اسکے علاوہ مشرقی بلاک سے بھی بعض خلاء باز ان کے ساتھ خلاء میں جا چکے ہیں۔ لیکن یہ سب کیش کی بجائے ٹیکنالوجی کے تبادلے میں گئے تھے۔ سوویت یونین نے ٹی۔ بی۔ ایس سے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اخراجات زیادہ ہو گئے تو انہیں گیارہ ملین سے زیادہ رقم ادا کرنی پڑے گی۔ جاپانی صحافی کے انتخاب کی وجہ سے یا ہو سکتا ہے انہیں خود ہی خیال آیا ہو۔ روسی صحافی بھی اب ایسی منتیں کر رہے ہیں کہ انہیں خلاء میں لے جایا جا سکے اور چونکہ اب روسی اس معاملے کو تجارتی منڈی میں لا رہے ہیں اسلئے ہو سکتا ہے کہ برطانیہ، آسٹریا، فرانس، مغربی جرمنی اور جاپان بھی اسکا ساتھ دیں۔

یہ خلائی جہاز جس میں آکی یاما کو بھیجا جانا ہے اسمیں ایک امریکن خلاء باز کو بھی بھیجنے کا پروگرام زیر غور ہے۔ درحقیقت روسی اس پروگرام کو زیادہ وسیع بنانا چاہتے ہیں اور اس کے بدلے میں وہ امریکہ سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ ۱۹۹۲ء میں وہ روسیوں کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔ امریکہ کا پہلا عام شہری جو خلاء میں بھیجا گیا تھا وہ باقی چھ خلابازوں کے ساتھ ۱۹۸۶ء میں ہلاک ہو گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے جس صحافی کو بھیجنے کا پروگرام بنایا تھا وہ بعد ازاں منسوخ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ حالیہ دوران میں [illegible] کے خلائی سٹیشن کو

باقی صفحہ [illegible] پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائداعظم کی باتیں

عبدالقادر حسن کی زبانی

مسلمانوں کی ایک پرابلم یہ ہے کہ جب بھی ان کا کوئی حکمران اسلام کا نام لے کر حکومت میں آتا ہے تو ان کے ذہن فوراً چودہ سو سال پہلے لوٹ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ بجا کہ اب زمانہ تو وہ نہیں رہا لیکن حکمران کی دیانت اور قربانی تو ایک ابدی وصف ہے جو وقت کے ساتھ پرانا نہیں ہوتا۔ ہمارے قائداعظم کو شاید اس بات کا علم تھا اور شدت کے ساتھ اس کا احساس بھی۔ اتوار کی چھٹی گزار کر ملیر سے کراچی جا رہے تھے کہ راستے میں ریلوے کا پھاٹک بند پایا۔ پاکستان کے گورنر جنرل اور قوم کے محبوب ترین رہنما کے ساتھ پولیس کا لاؤ لشکر نہیں تھا صرف ایک کار تھی جس میں وہ خود، مادر ملت، ڈرائیور اور ایڈمرل احسن یعنی ان کے سیکرٹری سوار تھے۔ موٹر رکی تو احسن باہر نکلے اور پھاٹک کے چوکیدار سے کہا کہ گاڑی میں دیر ہے تو ایک دو منٹ کے لئے پھاٹک کھول دو قائداعظم انتظار کر رہے ہیں۔ اس نے پھاٹک کھول دیا۔ احسن نے ڈرائیور سے کہا چلو لیکن وہ رکا رہا پھر کہا تب بھی وہ قائد شناس ٹس سے مس نہ ہوا تو احسن خاموش ہو گئے۔ ریل گاڑی گزر گئی، پھاٹک کھلا تو قائداعظم کی موٹر بھی چل پڑی جب پھاٹک عبور کر لیا تو قائداعظم نے احسن سے کہا کہ قانون بنانے والے جب خود قانون توڑیں گے تو عمل کون کریگا۔

ان کے رشتے کی ایک پھوپھی ایک بار ان کی رہائش گاہ پہ پہنچیں ان کے ہاتھوں میں ایک پلیٹ تھی۔ انہوں نے گارڈز سے کہا کہ میں محمد علی سے ملنا چاہتی ہوں اس کی پھوپھی ہوں اور اس کیلئے کباب لائی ہوں جو اسے بہت پسند ہیں اور میں اس کے لئے بنایا کرتی تھی۔ گارڈز نے قائد کی پھوپھی کو روک لیا اور قائداعظم کو بتایا کہ ایک عورت باہر کھڑی ہے اور یہ کہتی ہے۔

قائد نے کہا ٹھیک کہتی ہے مگر اسے نہایت ادب و احترام کے ساتھ واپس کر دو میں نہیں چاہتا کہ کسی کو معلوم ہو کہ کراچی میں میرا کوئی قریبی رشتہ دار بھی رہتا ہے۔

بمبئی سے ایک رشتہ دار اور دوست وکیل آیا اور اس نے کہا کہ میں کراچی منتقل ہونا چاہتا ہوں۔ قائد نے کہا جب تک میں یہاں موجود ہوں تم یہاں پریکٹس نہیں کر سکتے۔ مبادا کہ کسی جج کو فیصلہ کرتے وقت تمہارے ساتھ میرے تعلق کا خیال آجائے۔

یہ چودہ سو سال پہلے کی نہیں صرف ۴۳ سال پہلے کے ایک مسلمان حکمران کی باتیں ہیں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

گئی مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ خاص طور پر کسی خرابی کے سلسلے میں مرمت کرنا مشکل ہو جاتا رہا ہے۔

آکی یاما نے کہا ہے کہ پہلے تو وہ اس بات سے خوفزدہ تھا کہ وہ خلا میں جائے گا۔ تو اسے کیسا لگے گا۔ لیکن اب اس نے اپنا دل مضبوط کر لیا ہے اور وہ بڑے جذبے کے ساتھ کہتا ہے کہ آخر خلاء کو ہمارا قبرستان تو نہیں بننا۔ انہیں دو دن تو اوپر جاتے لگیں گے اور سویوز میں واپس آتے چھ دن کا عرصہ لگے گا۔ آکی یاما کی کمپنی جو اسے خلا میں بھیج رہی ہے۔ وہ اپنی چالیس سالہ سالگرہ منا رہی ہے۔ اور اسی خوشی میں وہ یہ خطیر رقم خرچ کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زمین کو ماحولیاتی آلودگی سے پاک رکھنے کا جو پروگرام اس کمپنی نے بنایا ہے۔ آکی یاما کا خلاء میں جانا اسی کا ایک حصہ ہے۔ آکی یاما کے خلاء میں جانے کے بعد بہت سے جاپانیوں کو اس بات کا حوصلہ ملے گا کہ خلاء میں جانا آخر ایسی کوئی خطرناک بات نہیں ہے اسوقت بہت سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اسکے متعلق نہایت سنجیدگی کے ساتھ سوچ رہے ہیں۔ آکی یاما کے ساتھ جس خاتون کا پہلے انتخاب کیا گیا تھا ان کا نام "ٹی کو جی" ہے۔ لیکن انہیں اب انتظار کرنے والوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

اگر آپ برسرروزگار ہیں تو کیا آپ نے وصیت کر دی ہے۔ جوانی میں وصیت کرنا بڑھاپے میں وصیت کرنے سے افضل ہے۔

سہیل احمد قمر

امتحان کی تیاری کا ایک نسخہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ طالبعلم کسی امتحان کی تیاری اپنی طرف سے بھرپور کرتے ہیں بعض کم تیاری سے بھی اچھے نمبر حاصل کر لیتے ہیں اور بعض زیادہ محنت سے بھی کم نمبر حاصل کرتے ہیں۔ موخرالذکر بات مجھ پر بھی M.Sc پارٹ I میں صادر آئی۔ چنانچہ رزلٹ آنے پر جب ANALYSIS کیا تو معلوم ہوا کہ تیاری کا انداز غلط تھا۔ اس پر میں نے پارٹ II کی تیاری قدرے مختلف STYLE سے کی جو کہ خلاف توقع بہت زیادہ فائدہ مند ہوا اور دماغ پر زیادہ بوجھ ڈالے بغیر کم وقت میں بھرپور تیاری ہو گئی اور تین پرچوں میں ۹۰ نمبر یا ۹۰ نمبر سے زائد نمبر حاصل کئے اور دو پرچوں میں اپنے کالج یعنی گورنمنٹ کالج لاہور میں بھی پہلے نمبر پر رہا۔ اب میں اپنا طریقہ امتحان کی تیاری کیلئے تحریر کرتا ہوں۔

۱:۔ کورس کا وہ حصہ جو آپ تیار کرنا چاہتے ہیں۔ میں سے ہر THEOREM اور سوال کو غور و تدبر سے تین چار بار پڑھیں۔ جو STEPS مشکل ہوں بار بار سوچ سمجھ کر دہرائیں۔

۲:۔ اب ایک الگ کاغذ لے کر سوال یا THEOREM کی STATEMENT لکھیں اور تمام مشکل STEPS ترتیب وار لکھیں۔ اب آپ کے پاس اس حصہ کی ایک سمری تیار ہو گئی۔ اس سمری کو تین چار بار غور سے پڑھیں۔

۳:۔ اب اس کو چھوڑ دیجئے اور دوبارہ کورس کا وہ حصہ تین چار بار DETAIL سے اور سوچ سمجھ کر پڑھیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ کو سب کچھ پوری طرح یاد ہو چکا ہے

۴:۔ اس طرح سارے کورس کے MAIN POINTS تیار کر لیں۔ یہی سلوک اپنے کورس کے باقی تمام حصوں کے ساتھ کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کا ایک پیپر پانچ یا چھ دن میں نہایت احسن انداز میں تیار ہو چکا ہے۔ امتحان والے دن صرف MAIN POINTS ہی پڑھیں

میرا ایک دوست B.Com کا سٹوڈنٹ تھا ایک دن دارالحمد لاہور کے صحن میں ٹہل قدمی کے انداز میں چھ لائنوں پر مشتمل ایک ہی فقرہ اور ایک ہی پیراگراف یاد کر رہا تھا۔ میں اپنے کمرے سے باہر آیا تو کہنے لگا کہ آپ M.Sc MATH کے سٹوڈنٹ ہیں کوئی طریقہ بتائیں میں تو اسے صبح سے یاد کر رہا ہوں۔ یاد ہی نہیں ہوتا سمجھ نہیں آتی کیا کروں۔ میں نے کتاب لی اور کاغذ پر ہر لفظ کا پہلا SPELLING اور ان کے درمیان میں چند COMMAS (۔ جو فقرے میں آ رہے تھے) اور چھوٹی چھوٹی DASH "ـــ" لگا کر اسے آدھی لائن کا ایک لفظ بنا دیا۔ اور ہر ایک کا تعلق فقرے کی DETAIL سے بنا کر اسے سمجھا دیا۔ اور کہا کہ نئے لفظ کو غور و تدبر سے چند بار پڑھو۔ پھر اسکو چھوڑ دو اور فقرے کو DETAIL سے سمجھ کر چند بار پڑھو۔ دو دفعہ پڑھنے کے بعد مجھے کہنے لگا یہ تو مجھے پانچ منٹ میں یاد ہو گیا ہے۔

میرے بعض M.A، M.Sc کے دوستوں نے امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں مجھ سے مشورہ مانگا تو میں نے انہی دو STYLES پر عمل کرنے کو کہا۔ انہوں نے اس سے خاطر خواہ فائدہ محسوس کیا اور تعریف کی۔ اسی طرح اگر تمام طلبہ و طالبات امتحان کی تیاری کیلئے یہ طریقہ اختیار کریں یا اس جیسا یا مختلف کوئی اور فارمولا بنا لیں تو میرے خیال میں بہت سہولت ہو گی۔ زیادہ محنت بھی نہیں ہو گی اور وقت بھی کم صرف ہو گا۔

اسی طریق پر عمل پیرا ہو کر بڑی عمر کے لوگ اپنی یادداشت برقرار رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ اس میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

مسابقت کا ثواب حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے

بفضل خدا ہر جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعوت پر تحریک جدید کے سال نمبر ۵۷ کے لئے وعدے بھجوانے میں کوشاں ہے لیکن زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے مسابقت کی روح سے کام کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے تاکیدی درخواست ہے کہ جماعتیں تحریک جدید کے سال نمبر ۵۷ کے لئے وعدہ جات اولین فرصت میں بھجوا دیں اور کسی صورت میں بھی اس کام کو ۳۱ دسمبر سے تجاوز نہ کرنے دیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

جن ننھے احمدی بچوں نے اپنا چندہ سو فیصد ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی بہترین جزا عطا فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

مکرم ماسٹر محمد عمر انور صاحب

معین احمد

بلاشبہ یہ دنیا فانی ہے ہر انسان کو ایک نہ ایک دن اسے چھوڑنا ہے مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بظاہر تو دنیائے فانی سے گذر جاتے ہیں مگر اپنے بلند کردار کی وجہ سے ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں کہ دل ایک لمحہ کو بھی ان سے جدائی کا تصور نہیں کر سکتا۔

ایسے ہی لوگوں میں ہمارے محترم استاد محمد عمر انور صاحب بنگوی کا شمار ہوتا تھا۔

محترم ماسٹر صاحب [illegible] ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد سرگودھا میں آباد ہو گئے۔ وہاں پر انبالہ مسلم ہائی سکول اور پھر پبلک ماڈرن ہائی سکول کے بانی رکن کی حیثیت سے تدریس کے شعبہ سے منسلک رہے۔ پھر ۱۹۷۲ء میں سرگودھا سے ربوہ منتقل ہو گئے اور محلہ دار العلوم غربی میں مستقل سکونت اختیار کی اور تادم واپسیں وہیں مقیم رہے۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ بیماری میں افاقہ نہ ہونے کے باعث میو ہسپتال لاہور منتقل کرنا پڑا مگر اپنے رب کی طرف سے بلاوا آ چکا تھا۔ مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۰ء کو سہ پہر دو بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے (ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے)

محترم ماسٹر صاحب شروع سے ہی شعبہ تدریس سے منسلک رہے۔ ایک وسیع حلقہ آپ کے شاگردوں کا ہے جو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں بڑی کامیاب زندگی گذار رہے ہیں۔ آپ ہمیشہ دوستوں کی طرح شاگردوں سے پیش آتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کے تمام شاگرد بغیر جھجک کے اپنی تمام مشکلات آپ کے سامنے بیان کر دیتے تھے۔ آپ پڑھانے کے ساتھ ساتھ شاگردوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ دوسروں کو بھی شاگردوں کے لئے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے ہمیشہ ہر معاملہ میں ہمت بندھاتے تھے مایوس ہونے سے سختی سے منع فرماتے۔

امتحان کے دنوں میں خصوصی تیاری کرواتے اور پوری لگن سے شاگردوں کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب ہم PAPER دے کر واپس آتے تو ماسٹر صاحب پہلے سے ہی اپنے گھر کے باہر ہمارا انتظار کر رہے ہوتے تھے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم پیپر دے کر واپس آئیں اور محترم ماسٹر صاحب باہر ہمارے انتظار میں موجود نہ ہوں۔

آپ کی بہت سی خوبیوں میں سے یہ بھی ایک خوبی تھی کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ مستقل تعلق قائم رکھتے تھے ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ جو شاگرد پڑھ رہا ہے اس کے ساتھ تعلق ہے اور بعد میں کچھ عرصہ بعد وہ تعلق ختم ہو جائے ہمیشہ شاگردوں کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں بڑے شغف سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ آپ کی ڈیوٹی تصدیق پرچی خوراک پر ہوا کرتی تھی بڑی لگن سے ڈیوٹی انجام دیتے تھے ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے کہ سلسلہ کی خدمت میں بڑی عظمت ہے۔ خدا تعالیٰ سلسلہ کی خدمت کرنے والے کو کبھی بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا اس لئے جتنی ہو سکے سلسلہ کی خدمت کرنی چاہیئے۔

محترم ماسٹر صاحب بڑی محبت کرنے والے بزرگ تھے جب بھی ملتے مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ملتے آج بھی آپ کا مسکراتا ہوا چہرہ نظروں کے سامنے ہے۔

آپ نے بہت سادہ زندگی بسر کی سادہ لباس سادہ خوراک اور تکلف نام کی کوئی چیز آپ کی زندگی میں نہ تھی۔

اب جبکہ ماسٹر صاحب ہم میں موجود نہیں ہیں دل کی عجیب کیفیت ہے اتنا پیار کرنے والا استاد، دوست اور ہمدرد آدمی ہم سے جدا ہو گیا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم ماسٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

محترم ماسٹر صاحب موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ذکیہ جمیل

مکرم صوبیدار افضل کریم خان صاحب

میرے اباجی محترم صوبیدار رانا فضل کریم خان صاحب ابن رانا احمد علی خان صاحب راولپنڈی (آف بھیرو وچیچی ضلع گورداسپور) ۲ جون ۱۹۹۰ء کو تقریباً ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ راولپنڈی میں وفات کے وقت آپ گھر میں بالکل اکیلے تھے صبح ۵،۶ بجے کے قریب انہیں ہارٹ اٹیک ہوا اور اسی حالت میں سیڑھیوں سے نیچے گر پڑے سر کے علاوہ بھی انہیں شدید چوٹیں آئیں۔ ہمسائی خاتون نے اپنی چھت پر سے اباجی کو صحن میں گرے دیکھا تو مجھے اسلام آباد فون کیا ہم سب فوراً پہنچے پڑوسی کے گھر جا کر اندر سے دروازہ کھولا گیا بہت ہی تکلیف دہ حالت میں اباجی کی میت زمین پر پڑی تھی۔ اسی دن شام ۵ بجے نماز جنازہ بیت النور راولپنڈی میں پڑھی گئی اور اسلام آباد میں تدفین ہوئی۔

میرے اباجی تنہائی میں بے حد تکلیف اور بے بسی کی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی بے حد تکلیف دہ احساس کے ساتھ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے اباجی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے۔ والدین کی کمی کو اب اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل اور رحم کے سایہ سے پُر رکھے۔

قرارداد تعزیت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سابق چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی وفات پر مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو فضل عمر ہسپتال میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ جس میں ہسپتال کے تمام ڈاکٹرز اور کارکنان کے علاوہ ربوہ کے دیگر احمدی ڈاکٹر صاحبان نے بھی شرکت فرمائی اور اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے فرمائی۔

سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نے تقریب کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ، مکرم قادر بخش صاحب، مکرم ملک محمد اسحاق صاحب، مکرم عبد الجبار صاحب، مکرم محمد حنیف صاحب، مکرم عبد المجید صاحب، مکرم منظور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے خطاب کیا اور اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں محترم میاں صاحب کے اوصاف حسنہ پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر درج ذیل قرارداد تعزیت منظور ہوئی۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے کارکنان کا یہ اجلاس محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ، بچوں اور خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جملہ افراد اور تمام احباب جماعت سے تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ خدا تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو قرب کے بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل بخشے۔

محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، سیدنا حضرت فضل عمر کے تیسرے صاحبزادے تھے۔ آپ حضرت سیدہ اُمّ ناصر کے بطن سے یکم فروری ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۴۵ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ آپ کی پہلی تقرری ۲۲ مئی ۱۹۴۵ء کو نور ہسپتال قادیان میں بطور اسسٹنٹ انچارج کے ہوئی۔ تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے قیام پر آپ یہاں خدمت بجا لاتے رہے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک ۲۶ سال کے طویل عرصہ میں آپ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے چیف میڈیکل آفیسر کے طور پر نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو حضرت فضل عمر اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذاتی معالج ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔

آپ ایک ماہر کامیاب معالج تھے۔ آپ کی عمر کا بیشتر حصہ بطور واقفِ زندگی ڈاکٹر کے خدمتِ خلق میں گزرا۔ احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی کثرت سے آپ کے پاس طبی مشورہ کے لئے آتے تھے اور سبھی آپ کے حُسنِ کردار، شفقت و محبت اور مرض کی تشخیص اور علاج کے سلسلے میں آپ کی قابلیت کے معترف ہو کر واپس جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کے ہاتھ میں شفا بخشی ہوئی تھی اور یہ اس لئے تھا کہ آپ تعلق باللہ کی ایک قابلِ تقلید مثال تھے۔ آپ اپنے مریضوں کا علاج صرف دوا تک ہی محدود نہ رکھتے تھے بلکہ اپنے رب کے حضور ان کی شفایابی کے لئے نہایت تضرع اور انہماک سے دُعا بھی کرتے تھے۔ اپنے ماتحت عملے کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت مشفقانہ ہوتا تھا۔ ہسپتال کی تعمیر و ترقی آپ کی خاص توجہ اور محنت کی مرہونِ منت ہے۔

آپ کی وفات پر فضل عمر ہسپتال کے تمام ڈاکٹرز اور کارکنان آپ کے جملہ پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں خصوصاً آپ کے فرزند ارجمند محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سے جنہیں بطور واقفِ زندگی ڈاکٹر خدماتِ سلسلہ کے اس تسلسل کو جاری رکھنے کی توفیق مل رہی ہے ہم آپ کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ہم ہیں: ڈاکٹرز و کارکنان فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

ہمارے ملک میں ایک کہانی مشہور ہے بلکہ اس کے متعلق ایک ضرب المثل بنی ہوئی ہے کہ کوا ہنس کی چال چلا اور اپنی بھی بھول گیا۔ کہانی یوں بیان کرتے ہیں کہ کسی کوے نے ہنسوں کی چال جو دیکھی تو وہ اسے پسند آئی۔ اس نے سمجھا کہ میری چال اچھی نہیں۔ آخر اس نے کچھ ہنسوں کے پر اٹھائے اور اپنے پیروں میں اڑس لئے اور لگا ان کی سی چال چلنے مگر وہ ان کی چال کب چل سکتا تھا۔ ہنسوں نے اسے اجنبی پرندہ سمجھ کر اسے مارنا شروع کیا۔ یہ وہاں سے نکل کر اپنے کوؤں میں آ شامل ہوا مگر چونکہ یہ کچھ مدت ہنسوں کی چال چل کر اپنی چال بھی بھول گیا تھا۔ اس لئے کوؤں نے بھی اسے چونچیں مار مار کر اپنے میں سے باہر کیا۔ اب یہ اکیلا رہ گیا۔ نہ ادھر کا رہا۔ نہ ادھر کا رہا۔ نہ ہنسوں نے اسے ساتھ ملایا نہ کوؤں نے اسے شامل کیا۔ اس مثال یا اس کہانی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو جس کام کے لئے پیدا کیا وہی اس کام کو بخوبی سمجھ سکتی اور احسن طور پر سرانجام دے سکتی ہے اردو میں ایک اور ضرب المثل ہے۔ کہ جس کا کام اسی کو ساجھے۔ جب ایک کا کام دوسرا کرنے لگے تو لازماً خرابی پیدا ہوگی۔ اور وہ ایک عجوبہ بن جائے گی۔ اور کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک مرد دوسری عورت۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے بعض اشتراک رکھے ہیں اور بعض اختلاف بھی رکھے ہیں۔ مثلاً کھانے پینے میں مرد اور عورت ایک ہی قسم کے ہیں یہ کبھی نہیں ہوا کہ مرد کھاتے ہوں اور عورتیں نہ کھاتی ہوں۔ گو غذاؤں میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔ مثلاً بعض حصے عورتوں کے اور قسم کی غذا چاہتے ہیں اور مردوں کے اور قسم کے۔ مثلاً عورتوں کے جسم پر چربی زیادہ آجاتی ہے۔ اس لئے عورتیں سردی برداشت کر سکتی ہیں اور یہ اس لئے کہ عورت اپنے بچے کو دودھ پلا سکے تو اس طرح خدا تعالیٰ نے بچے کی حفاظت فرمادی۔ تو یہ صرف خدا تعالیٰ کی حکمت کے تحت فرق ہے اسی طرح مرد اور عورت میں اللہ تعالیٰ نے یکساں طور پر ترقی کرنے یعنی عقل کا مادہ رکھا ہے نہ مرد کہہ سکتا ہے کہ عقل اور دماغ مجھے ہی دیا اور نہ عورت ایسا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اسی طرح زبان مرد اور عورت کو ایک سی دی ہے۔ اگر مرد بڑے بڑے مقرر ہوتے ہیں تو عورتیں بھی۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی اللہ تعالیٰ نے دونوں کو برابر دئے ہیں۔ مگر قوتوں میں اللہ تعالیٰ نے فرق رکھا ہے۔ بعض قوتیں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو زیادہ دی ہیں اور عورتوں میں کم ہیں۔ مثلاً اعصاب کی طاقت۔ مرد میں عورت کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ مرد عورت کی نسبت بہت زیادہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ مگر اس کے مقابل میں عورت میں اللہ تعالیٰ نے صبر کی طاقت زیادہ رکھی ہے۔ صبر سے مراد ایک مشکل کو لمبے عرصے تک برداشت کرنا ہے۔ یہ طاقت مرد میں یا تو ہے ہی نہیں یا بالکل کم ہے۔ اس کی موٹی مثال بچے کی ہے۔ بچہ روتا ہے چلاتا ہے۔ مگر عورت کے ماتھے پر بل تک نہیں پڑتا۔ سو میں سے ایک مرد ہوگا جو عورت کا یہ کام کرے گا۔ اس معاملے میں عورت کا دل خدا تعالیٰ نے پہاڑ بنایا ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے خلا سفر کو ایک دن کے لئے ایک بچہ دے دو۔ شام تک وہ نیم پاگل ہو جائے گا۔ اس کے مقابل میں سفر میں، جنگ میں مرد ہی کام آتے ہیں جہاں پر عورت کتنی ہی ہوشیار کیوں نہ ہو گھبرا جائے گی۔ حالانکہ بچوں کی پرورش کے معاملے میں جاہل سے جاہل عورت عقلمند سے عقلمند مرد سے زیادہ معاملہ فہم اور عقلمند ثابت ہوگی۔ یہ طاقت عورتوں میں اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ مردوں میں مقابلتاً اس کا سینکڑواں حصہ بھی نہیں۔ مردوں میں بھی بعض ایسے ہوتے ہیں جو بچے پالنے جانتے ہیں۔ میں نے اپنے تجربے میں کئی ایسے آدمی دیکھے ہیں جنہوں نے بچوں کی پرورش اچھی طرح کی ہے۔ مثلاً ایک مرد کی بیوی مر گئی تھی۔ اس کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ اس نے دوسری شادی نہیں کی اور خود اپنے بچوں کی پرورش کی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر

اچھی نسل کے جانوروں کے فروغ کا مسئلہ

پاکستان کی گائیں بھینسیں اچھے خواص کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہیں نیلی راوی اور کنڈی بھینس ساہیوال۔ ریڈ سندھی اور تھری گائے اپنی جگہ پیداوار کے لحاظ سے بے مثال ہیں پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں سے ساہیوال۔ ریڈ سندھی اور تھری گائے دنیا کے گرم و معتدل علاقوں میں اپنی خصوصیات کی بناء پر برآمد بھی کی جا رہی ہیں اور مویشی پالنے والے سب جانتے ہیں مویشی خود بخود پیدا نہیں ہوتے اور ان کی پیداوار میں خود بخود اضافہ نہیں ہوتا یہ ساری محنت سانڈیلوں کے انتخاب جانوروں کی اچھی خوراک بہتر سے بہتر دیکھ بھال۔ علاج معالجہ کے مناسب انتظام پر منحصر ہے جو نجی شعبہ ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ کیونکہ اس شعبہ میں جانور اس کی اپنی ملکیت ہوتے ہیں۔ اور وہ ہر کام ہنگامی طور پر سرانجام دیتا ہے۔

گورنمنٹ نے اپنے تحقیقاتی مراکز میں نیلی راوی بھینس اور ساہیوال گائے کی افزائش کے لئے کافی تحقیق کی ہے اور اس کے نتائج پر نجی شعبہ نے عمل کر کے کافی حد تک نیلی راوی بھینس۔ ساہیوال گائے اور دوغلی نسل کی گائیوں کی اور دودھ اور گوشت کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔

غیر سرکاری شعبہ میں جہاں گائیوں اور بھینسوں کے بڑے بڑے گلے پاکستان بننے سے قبل پائے جاتے رہے ہیں وہاں منظم فارم بھی نجی شعبہ میں ہی تھے۔ ان کی مثالیں مالا سنگھ کا بھینسوں کا فارم۔ بہادر نگر اوکاڑہ ساہیوال نسل کی گائیوں کا فارم اوتار سنگھ اور جہانگیر آباد اور اللہ داد کیٹل فارم ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد بھی پہلی زرعی اصلاحات ۱۹۵۹ء کے بعد پرائیویٹ سیکٹر میں ہی نئے فارم وجود میں آئے جن میں کوٹ امیر شاہ۔ کالا باغ۔ خضر آباد شاہ جیونہ اور شیر گڑھ وغیرہ شامل ہیں۔

جانوروں کی ترقی مختلف منازل طے کر رہی ہے ان میں ولائتی گائیوں کی درآمد اور دوغلی گائیوں کی نسل کشی اور پرورش وغیرہ بھی شامل ہیں۔ حکومت نے ولائتی گائیں درآمد کر کے ایک فارم بھونیکی میں قائم کیا اس کا مقصد سانڈ پیدا کر کے مصنوعی نسل کشی کے لئے پاکستان میں اچھی کوالٹی کا سیمن پیدا کرنا ہے۔ اس فارم کی تحقیق کا فائدہ نجی شعبہ نے اٹھایا ہے مصنوعی نسل کشی اپنا کر دوغلی نسل کی اعلیٰ گائیں پیدا کر کے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے اسی طرح نجی شعبہ میں درآمد شدہ ولائتی گائیوں کے فارم قائم ہوئے۔ ان میں بیہوری فارم بیدیاں روڈ لاہور شیخوپورہ۔ کیٹل فارم شیرازیاں۔ عابدہ حسین فارم شاہ جیونہ اور ملتان میں بھی ایک فارم قائم ہوا ہے

ان سب فارموں نے دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ کر کے ملک و قوم کو سہولت فراہم کی ہے دودھ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سرکاری شعبہ نے دوغلی نسل کے جانور پیدا کرنے شروع کئے اور ان جانوروں کے نتائج دیکھ کر نجی شعبہ نے بھی اس جدید طریقہ نسل کشی کو اپنایا۔ اور جس سے چھوٹے کاشت کار بھی مستفید ہوئے اور اچھی قسم کی گائیں پیدا کیں اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوا اسی طرح کئی منظم فارم بھی قائم ہوئے۔ جو نجی شعبہ نے قائم کئے ان میں سے ایک ہمارا فارم بھی ہے جو ملک سردار علی ڈوگر ڈیری فارم ساہوکی ملیاں ضلع شیخوپورہ کے نام سے مشہور ہے جو ۱۹۷۰ء میں صرف ۶ دیسی گائیوں سے شروع ہوا اور اپنے بہترین انتظام اور دیکھ بھال کی وجہ سے اب اس کی تعداد ۳۰۰ جانوروں تک پہنچ گئی جو کہ اب بھی جانوروں کی فروخت کے بعد ۴۰۰ جانوروں پر مشتمل ہے یہ فارم ترقی کی مختلف منازل طے کرتا ہوا اب اس سطح پر پہنچ چکا ہے کہ یہ دوغلی گائیوں کی ترقی کے لئے دوسرے مویشی پال حضرات کے لئے ایک مثالی فارم بنا ہوا ہے۔

اصل حقیقت تو یہی ہے کہ غیر سرکاری یا نجی شعبہ ہی ملک کو دودھ گوشت اور جانوروں کی دوسری پیداوار میں خود کفیل بنا سکتا ہے لیکن اس میں ابھی کچھ مشکلات حائل ہیں۔ جو مختصراً درج ذیل ہیں۔

(۱) شعبہ حیوانات کو ابھی تک صنعت کا درجہ نہیں دیا گیا۔ اس لئے اسے قرضوں کے حصول اور دیگر بنیادی مسائل میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

(۲) جانوروں سے حاصل شدہ پیداوار یعنی دودھ اور گوشت کی مارکیٹنگ کا سائنسی بنیادوں پر انتظام کیا جائے۔ تاکہ مویشی پال حضرات اپنی پیدا شدہ اشیاء کا مناسب

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۹۳ میں اے بشریٰ رفیق زوجہ رفیق احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال ۷ ماہ ۱۳ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیورات وزنی ۳ تولہ مالیتی ۹۰۰۰/- روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۳ ۱/۲ مرلہ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے (۳) نقد بنک میں ۵۰۰۰/- روپے (۴) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۲۵/- ڈچ مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اے بشریٰ رفیق فرینکفرٹ 70 مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ رفیق احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۶۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منظور احمد صدر جماعت احمدیہ ڈبٹن جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۷۹۴ میں زینب بنت احمد صاحب زوجہ سید عبد المطلب صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۷۹ء ساکن 525 سنگاپور 1646 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی بریکٹ وزنی 29 گرام مالیتی S $ 680 (۲) طلائی زنجیر وزنی ۱۰ گرام مالیتی S $ 230 (۳) طلائی انگوٹھی وزنی ۱۰ گرام مالیتی S $ 600 (۴) GOLD PENDENTS (2) GOLD EAR STUDS (1 PAIR) S $ 260 TOTAL 19 gm (5) DIAMOND PENDANT S $ 250 4 1/2 gm اس وقت مجھے مبلغ 20/- S $ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زینب اہلیہ سید عبد المطلب صاحب سنگاپور گواہ شد نمبر۱ عبد المطلب خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ نور SAADAH ابن محمد THAHA۔

مسل نمبر ۲۷۷۹۵ ATIATUL HABIB SARIJAH D/O MOHAMED BIN MAT ELIAS پیشہ ڈینٹل نرس عمر 43 سال بیعت 1980ء ساکن سنگاپور 2365 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-3-90 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۴ سونے کی انگوٹھیاں وزنی ۱۰ گرام مالیتی 190/- $ (۲) دو جوڑی کانٹے وزنی 10 گرام مالیتی 190/- $ (۳) دو طلائی ہار وزنی 12 گرام مالیتی 227/- $ (۴) گولڈ PENDANT وزنی 5 گرام مالیتی 95/- $ اس وقت مجھے مبلغ 1344/- $ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ATIATUL HABIB SARIJAH سنگاپور۔ گواہ شد نمبر ASIAH بنت حاجی صالح سنگاپور گواہ شد نمبر۲ زینب بنت احمد مسل نمبر 27794۔

مسل نمبر ۲۷۷۹۶ میں منصور احمد ملک ولد ملک محمد عبد اللہ صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مبلغ اسی ہزار روپے (80,000/-) سیونگ سکیم پاکستان میں (۲) مبلغ 18,000/- DM جرمنی بنک میں جمع ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 2,000/- DM مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک منصور احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ سید محمد احمد گردیزی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲ سید سلیم احمد گیلانی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۷۹۷ میں صادقہ نصرت ملک زوجہ ملک منصور احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیور وزنی ۱۳ تولہ مالیتی 50,000/- روپے (۲) سنگر مشین 949/- DM (۳) حق مہر 10,000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 340/- D.M جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ نصرت ملک زوجہ ملک منصور احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک منصور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ سید سلیم احمد گیلانی مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۷۹۸ میں چوہدری داؤد احمد ناصر ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم جٹ سدھو پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ DM 1500 ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد ناصر مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ بشارت احمد مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید سلیم احمد گیلانی۔ جرمنی

بقیہ : صفحہ ۶ سے آگے

معاوضہ حاصل کر سکیں۔

(۳) جس طرح بڑے بڑے کارخانے لگانے کے لئے قرضہ ۳ فیصد یا ۲ فیصد منافع پر عام مل جاتا ہے اسی طرح لائیو سٹاک کی ترقی میں حصہ لینے والوں کو ایسی مراعات دی جائیں۔

(۴) حکومت نے کیمیادی کھادوں اور کیڑے مار ادویات کا استعمال بڑھانے کے لئے کافی عرصہ تک انتہائی ارزاں نرخوں پر یہ چیزیں فراہم کیں لیکن جانوروں کے لئے متوازن خوراک کے لئے کسی قسم کی رعایت کا اعلان نہیں کیا گیا جو کہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

(۵) مویشی پال حضرات کے لئے ٹریننگ کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے اس لئے سرکاری شعبہ کو اس کا مناسب بندوبست کرنا چاہیے۔

(۶) جانوروں کی نسلیں بہتر بنانے کا کام جدید تخم ریزی کا مرہون منت ہے اس پر مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

(ماہنامہ جدید زراعت نومبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ثواب زیادہ ہوتا ہے

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۔ نومبر کو فرما چکے ہیں۔ وعدہ جات تحریک جدید جماعتوں کی طرف سے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے کہ

"جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو"۔

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اپنے ٹارگٹ کے مطابق جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں۔

وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید

مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب برائے امتحان سہ ماہی چہارم دسمبر ۱۹۹۰ء / ۱۳۶۹ ہش

(۱) منتخب قرآنی آیات۔

(۲) " احادیث

(۳) " تحریرات حضرت اقدس

تینوں کتب کی قیمت پندرہ روپے ہے لیکن امتحان دینے والے انصار کو رعائتی قیمت یعنی بارہ روپے میں مہیا کی جائے گی۔

زعماء اور ناظمین اضلاع اپنی ڈیمانڈ سے جلد آگاہ فرمائیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

ہر ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم تحریری طور پر نظارت تعلیم سے فوری رابطہ کریں اور اپنا موجودہ ایڈریس بھی تحریر فرمادیں۔ اسی طرح ہر جماعت کے سیکرٹری صاحب تعلیم بھی اپنا موجودہ ایڈریس جلد از جلد نظارت تعلیم کو بھجوا کر نظارت سے تحریری رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

جدید ترین۔ باسہولت۔ بہترین

عزیز ایجیکٹو رجسٹرڈ کی معیاری پیش کش

ڈیپ ویل واٹر پمپ

سکشن: ۵۰ فٹ ڈیلیوری: ۵۰ فٹ

۳/۴" × ۱" سے لے کر ۴" × ۵" گنجائش۔ کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔

خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۹۱۳

تحریک وقف نو

تحریک وقف نو کے ختم ہونے میں صرف پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ یعنی ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کو یہ مدت ختم ہو رہی ہے۔ پیارے امام جماعت نے واقفین نو کی تعداد ۵۰۰۰ ہونی چاہئے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا خدا کے فضل سے یہ تعداد ۳۰۔ ستمبر ۱۹۹۰ء تک ۵۰۶۹ ہو چکی ہے جس میں ۳۶۴۱ لڑکے اور ۱۴۲۸ لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس تعداد میں مزید اضافہ کے لئے اپنے بچے جو ابھی تک پیش نہیں کر سکے مدت ختم ہونے کے اندر اندر وقف کے لئے پیش کر دیں تاکہ کوئی بچہ جو ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء کی مدت میں پیدا ہوا ہو اور والدین وقف نو میں پیش کرنا چاہتے ہوں وہ اس بابرکت الٰہی تحریک سے محروم نہ رہ جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عبد الحمید اعوان کا ماہانہ پروگرام

● ۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد ٹیلیفون ایکسچینج اقصیٰ چوک ربوہ ● ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ● ۲۱-۲۲-۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی ● ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان۔

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

منیجر **مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ) **گوجرانوالہ**

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکی امداد کی بحالی کیلئے خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کیلئے ہم تیار ہیں لیکن اگر بات چیت میں تعطل پڑا تو ہم نتائج برداشت کرنے کیلئے بھی تیار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اوپر ایسی شرائط عائد کی جا رہی ہیں جن کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ صنعتوں اور بنکوں کو دوبارہ نجی ملکیت میں دینے کیلئے کام شروع کر دیا گیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ جلد ہی ایک آرڈی ننس کے ذریعے اغوا، آتش زنی، ڈکیتی اور قتل کے مجرموں کی سزائے موت نافذ کرنے کا قانون نافذ کیا جائے گا۔ ان جرائم کی سماعت فوری سماعت کی عدالتیں کریں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امید ہے کہ ہم سندھ میں دیرپا امن قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کا ۲۴ رواں یوم تاسیس منایا گیا۔ پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے اس موقع پر جمہوریت کے لئے پارٹی کی قربانیوں کا ذکر کیا۔

○ ایران کی مسلح افواج کی فٹ بال ٹیم نے پاکستان آرمی کی ٹیم کو ایک میچ میں ہرا دیا۔

○ دہلی میں پانچ پاکستانی سفارتکاروں کا تعاقب کرنے ان کو ہراساں کئے جانے پر بھارتی وزیر خارجہ کو آگاہ کر دیا گیا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر نے کہا ہے شریعت بل اسی شکل میں پاس کرانا پڑے گا جس شکل میں سینیٹ پہلے ہی پاس کر چکی ہے انہوں نے سوال کیا کہ کیا نواز شریف ہمیں ناراض اور امریکہ کو خوش کر کے وزیر اعظم رہ سکیں گے

○ نارووال مرید کے روڈ پر ڈاکو ساری رات لوٹ مار کرتے رہے۔ جھنگ میں ڈاکوؤں نے دن دہاڑے دس لاکھ پچاس ہزار روپے لوٹ لئے۔

○ جمعیت اہلحدیث کے چیف آرگنائزر میاں فضل حق نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ شریعت بل کے خلاف بیان دینے والے وفاقی وزیر پیر علی گوہر راشدی کو کابینہ سے نکال دیا جائے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے وزیر خارجہ نے دھمکی دی ہے کہ بھارت کشمیر کی سرحد سے پاکستانی فوج ہٹانے کیلئے سخت اقدامات کرے گا۔

○ اقوام متحدہ نے عراق کے خلاف پندرہ جنوری کے بعد فوجی طاقت استعمال کرنیکی منظوری دے دی ہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے خلیج میں امن قائم کرنے کی آخری کوشش کے طور پر عراق کو براہ راست مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے عراق کے وزیر خارجہ کو واشنگٹن آنے اور امریکی وزیر خارجہ کو بغداد بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جنگ کی ضرورت پیش آئی تو ہم تیز جنگ کر کے جلد فتح حاصل کریں گے اور دوسرا ویت نام نہیں بنایا جائے گا۔ انہوں نے عراق کے ایٹمی طاقت بننے میں تیزی پر تشویش کا اظہار کیا۔

○ چین کے وزیر خارجہ نے صدر بش سے ملاقات کی ہے۔ گذشتہ سال بیجنگ میں جمہوریت کے حق میں ہونے والے مظاہروں کے بعد چین اور امریکہ کا یہ پہلا اعلیٰ سطحی رابطہ ہے۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے کھانے پینے کی اشیاء کو تخریب کاروں اور چور بازاروں سے روکنے کیلئے سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان اس وقت کیا گیا ہے جب جرمنی سے خوراک کی پہلی کھیپ ماسکو پہنچ گئی ہے۔ روس کے دوسرے بڑے شہر لینن گراڈ میں بھی خوراک کی راشن بندی کر دی گئی ہے۔

○ آسام میں ہنگامی حالت کے نفاذ کے بعد معمولات زندگی درہم برہم ہو گئے ہیں پورے صوبے میں مکمل ہڑتال کی گئی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتیوں نے ۹۲ کشمیریوں کو حریت پسندوں کی مدد کرنے کے شبہ میں گرفتار کر لیا ہے۔